آیاتِ احکام میں امام شافعیؒ کا منہجِ استنباط-ایک تحقیقی مطالعہ-

Imam Shafi's Method of Inference in Ayat-ul-Ahkām - A Research Study -

Ussama Ahmed
Ph.D. Scholar, International Islamic University Islamabad
Email: szusama99@gmail.com

Muhammad Ibrahim
Lecturer, Department of Islamic & Religious Studies, Hazara University Mansehra
Email: mibrahimpak@gmail.com

ISSN (P):2708-6577
ISSN (E):2709-6157

Abstract
Allah SWT has revealed the Holy Quran to his mankind for obtaining guidance from it. It contains various topics, the scholars have grouped these in five major topics, among which, Ahkamul Quran is the main topic. The basic objective of revealing the Holy Quran is to get knowledge of and be familiar with these Ahkam ul Quran. This has been a tradition among scholars to write in details on any specific topic. So, many scholars of different schools of thought have described this topic as well. Imam Shafi is pioneer among those scholars who discussed it. But unfortunately, his book about Ahkam ul Quran is unavailable now, but his views were scattered. Imam Beyhqi has collected these views of Imam Shafi in his book. This article discusses these views of Imam Shafi with reference to the book of Imam Beyhqi.
***Keywords**: Topics of Holy Quran, Imam Shafi, Ahkam ul Quran, Ayaat ul Ahkam, Imam Beyhqi,*

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی ذات وصفات میں کوئی مثل نہیں رکھتا، وہ بے مثال ہے، جس طرح اس کی ہر صفت کوئی مثال نہیں رکھتی، ایسے ہی اس کی صفتِ کلام کی بھی کوئی مثال نہیں ہے، اس کے نازل کردہ احکام وقوانین بھی بے مثال ہیں، قرآن کریم اللہ تبارک وتعالیٰ نے نازل کیا اوراسے قیامت تک کے آنے والے انسانوں کے لئے سرچشمہ ہدایت ورہنمائی بنا کر اتارالہذا یہ کتاب دنیا وآخرت کی تمام تر اچھائیوں اور خیروں کی ضامن ہے، قرآن کریم جس دور میں نازل ہوا وہ دور عرب میں عربی کی فصاحت وبلاغت کے عروج کا زمانہ تھا شعراء شعر میں کمال درجہ مہارت رکھتے تھے لیکن قرآن کریم جب ان کے درمیان نازل ہوا تو وہ ششدر رہ گئے کہ یہ کلام تو شعر نہیں جیسے کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے: (وَ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ)[1] ترجمہ: اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے۔(مگر) تم ایمان تھوڑا ہی لاتے ہو"[2] قرآن کریم ایسی کتاب ہے اور ایسا قانون ہے جو قیامت تک آنے والے انسانوں کی ہدایت کے لئے اتری ہے اوران کی رہنمائی کے واسطے آسمانی رشد ہے، اسی وجہ سے قرآن کریم میں اس امت سے پہلے لوگوں کے قصے بھی بیان ہیں، ایسی اقوام کے حالات ذکر ہیں جن پر عذاب نازل ہوا، تاکہ لوگ ان کے حالات سن کر عبرت حاصل کریں اورایسی اقوام کے حالات ذکر ہیں جن پر باری تعالیٰ نے اپنا خاص انعام وفضل فرمایا تاکہ سن کر لوگوں کا شوق بڑھے۔ اوراسی قرآن کریم میں آنے والے احوال بھی ذکر ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:"الا انها ستكون فتنة فقلت ما المخرج منها يارسول الله قال كتاب الله فيه نبأ ماقبلكم وخبر مابعدكم

وحکم مابینکم ....الحدیث''[3]''آگاہ ہو جاؤ عنقریب فتنے ہی فتنے ہونگے،(حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) میں نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر ان سے کیسے بچا جائے گا؟ آپ(صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:(ان سے بچنے کا ذریعہ صرف وصرف) کتاب اللہ (ہے) اس میں تم سے پہلے والوں اور بعد والوں کی بابت خبریں موجود ہیں اور تمہارے واسطے (اس میں) احکام ہیں۔" اس میں ذرہ بھر شک کی گنجائش نہیں ہے کہ قرآن کریم میں دینی و دنیاوی تمام مسائل کا حل ملتا ہے، بعض کا جزئیات کی صورت میں اور بعض کے اصول وکلیات کی صورت میں، چاہے وہ کسی بھی شعبۂ حیات سے متعلق ہوں، ایسا کوئی مسئلہ نہیں جس کا حل قرآن مجید کی روشنی میں نہ ملتا ہو۔

حضرت امام شافعیؒ اور قرآن کریم سے ہر مسئلہ کا حل:

علامہ جلال الدین السیوطیؒ نے ایک واقعہ نقل کیا ہے جو کہ امام شافعیؒ سے متعلق ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے سرعام یہ اعلان فرمایا کہ تم لوگ جو چاہے مجھ سے سوال کرلو، پوچھ لو، میں قرآن کریم میں سے اس کا جواب تمہیں دوں گا، لوگوں نے پوچھا پھر آپ ہمیں قرآن کریم میں سے اس شخص کی بابت بتلائیں جو حالتِ احرام میں ہے اور بھڑ کو مارڈالتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت امام شافعیؒ نے جواب میں قرآن کریم میں سے سورہ حشر کی آیت تلاوت کی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور رسول تمہیں جو کچھ دے اسے لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ، اس آیت کے تلاوت فرمانے کے بعد انہوں نے اپنی سند سے ایک حدیث بیان فرمائی جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد ابو بکر و عمر کی اقتدا کرو اور پھر اپنی سند سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ نقل کیا کہ انہوں نے محرم کو بھڑ کے مارڈالنے کا حکم دیا ہے۔[4]

احادیث واقوالِ خلفاء راشدین کی اتباع بھی قرآن کی اتباع ہے:

امام شافعیؒ کے اس واقعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے احادیث اور اقوالِ خلفاء راشدین کی اتباع کو بھی بحکم الٰہی قرآن کریم ہی کا حکم مانا ہے، لہٰذا احادیث میں بھی جو بات وارد ہوئی ہو وہ بھی قرآن کریم ہی کی تفسیر ہے، اس پس منظر میں یہ کہنا درست ہوتا ہے کہ ہر چیز کا حل قرآن مجید میں موجود ہے۔ مزید اگر مفسرین کرام اور ائمہ فنون کی کتب پر نگاہ ڈالی جائے تو یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ انہوں نے تفسیر، علوم تفسیر، نحو، صرف، فقہ، اصول فقہ، تاریخ، قصص، میراث، علم المناظرہ، معانی، فصاحت وبلاغت، تصوف، طب اور جدید دور میں سائنس جیسے علوم میں قرآن مجید سے استفادہ کیا اور ان علوم کو قرآن مجید سے اخذ کیا اور ان اصناف میں قرآن کریم کی روشنی میں تصنیفات فرمائیں۔

احکام القرآن کا جاننا ہی اصل ہدایت ہے

قرآن مجید کی موجودہ ترتیب میں پہلے پارے کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ[5]" یہ ہدایت ہے ڈر رکھنے والوں کے لئے''[6] ہدایت کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو باری تعالیٰ نے جن اوامر کا حکم دیا ہے ان کو بجالائے اور جن نواہی سے منع کیا ہے ان سے رک جائے، یہی مومن پر فرض ہے، کہ اس کے اوامر کو بجالا کر انعام کا مستحق ٹھہرے اور اس کے بتلائے نواہی سے رک کے اس کی ناراضگی سے بچ جائے۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب ایک مومن کو اوامر ونواہی، محمود ومذموم کا علم ہو، اسے ان امور کا علم ہو گا تو وہ ان کے مطابق عمل کرے گا، اس میں تو شک نہیں کہ یہ جملہ امور قرآن مجید میں بتلائے گئے ہیں اور ان کی تفسیر بھی حدیث کی صورت میں موجود ہے، مگر ہر شخص میں یہ صلاحیت نہیں کہ وہ براہِ راست قرآن مجید سے احکام اخذ کرے اس کے لئے توفیق الٰہی کے ساتھ ساتھ اجتہاد اور تفقہ فی الدین بھی درکار ہے، جو ائمہ کرام اور مجتہدین عظامؒ کو حاصل ہوا ہے۔

غیر فقیہ کا براہِ راست قرآن سے احکام کے استنباط کی ممانعت پر شبہ کا ازالہ: یہاں یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ قرآن مجید میں باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:"وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ"[7] "اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان بنایا ہے"باری تعالیٰ تو قرآن مجید کو آسان بتلا رہے ہیں اور اس میں تمام الناس کے لئے دعوت ہے کہ وہ براہِ راست خود اس سے استفادہ کریں، پھر یہ کہنا کیسے ممکن ہے کہ ہر شخص قرآن کریم سے براہِ راست اوامر ونواہی معلوم نہیں کر سکتا؟اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید کو اس آیت میں مطلقاً آسان نہیں فرمایا بلکہ "ذکر" کے لئے آسان فرمایا ہے بلکہ یہاں ذکر کے ساتھ مقید کیا اور ذکر کے معنی مفسرین کرام نے نصیحت حاصل کرنے یا قرآن مجید یاد کرنے کے بیان فرمائے ہیں، چنانچہ تفسیر مظہری میں ہے:"وَلَقَدْ يَسَّرْنَا اى سهلنا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ اى للاذكار والاتعاظ بان ذكرنا فيه انواع المواعظ والعبر والوعيد واحوال الأمم السابقة للاعتبار والمعنى يسرنا القران للحفظ بالاختصار وعذوبة اللفظ"[8]"یعنی ہم نے قرآن کریم کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان فرمایا ہے کیونکہ اس میں وعظ ونصیحت کی اقسام اور ماقبل امتوں کے احوال عبرت حاصل کرنے کے لئے ہیں اور ذکر کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ قرآن کریم کو یاد کرنے کے اعتبار سے اور الفاظ قرآنیہ کے زبان پر جاری ہونے کے اعتبار سے آسان کر دیا ہے"۔اسی طرح تفسیر روح المعانی میں علامہ آلوسیؒ نے بھی یہی معنی بتلائے ہیں،[9] لہٰذا معلوم یہ ہوا کہ قرآن مجید نصیحت حاصل کرنے اور یاد کرنے کے اعتبار سے آسان ہے، لیکن اوامر ونواہی معلوم کرنے کا اس سے آیت سے کوئی تعلق نہیں، کیونکہ اوامر ونواہی معلوم کرنے کے لئے کسی امر سے متعلقہ تمام آیات واحادیث وتعامل امت کا سامنے ہونا ضروری ہے، جو کہ ہر شخص کے لئے ممکن نہیں یہی وجہ ہے کہ جب بات احکام القرآن سے متعلق آجاتی ہے تو قرآن کریم کا اسلوب ہی تبدیل ہو جاتا ہے، درج ذیل آیات ملاحظہ فرمائیں: قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ"[10] کہو کہ:"کیا وہ جو جانتے ہیں، اور جو نہیں جانتے، سب برابر ہیں؟"[11]

"وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ"[12]"اور اگر یہ اس (خبر) کو رسول کے پاس یا اصحابِ اختیار کے پاس لے جاتے تو ان میں جو لوگ اس کی کھوج نکالنے والے ہیں وہ اس کی حقیقت معلوم کر لیتے۔"[13]"فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ"[14]"(اے منکرو!) اب اگر تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے تو جو علم والے ہیں ان سے پوچھ لو۔"[15]"هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ۖ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۗ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ ۗ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ"[16]"(اے رسول!) وہی اللہ ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے جس کی کچھ آیتیں تو محکم ہیں جن پر کتاب کی اصل بنیاد ہے اور کچھ دوسری آیتیں متشابہ ہیں، اب جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ ہے وہ ان متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں تاکہ فتنہ پیدا کریں اور ان آیتوں کی تاویلات تلاش کریں حالانکہ ان آیتوں کا ٹھیک ٹھیک مطلب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جن لوگوں کا علم پختہ ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ:"ہم اس (مطلب) پر ایمان لاتے ہیں (جو اللہ کو معلوم ہے) سب کچھ ہمارے پروردگار ہی کی طرف سے ہے۔ اور نصیحت وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔"[17] ان آیات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اوامر ونواہی کو پہچاننا ہر شخص کے بس کا روگ نہیں ہے اس کام کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس امت کے بعض لوگوں کو چن لیا جن کو ائمہ وفقہاء کہا جاتا ہے، جن کی نظر قرآن کریم کے اوامر ونواہی سے متعلقات کے ساتھ ساتھ ذخیرہ احادیث پر بھی ہوتی ہے اور ان کے اندر یہ صلاحیت موجود ہوتی ہے جو احکام کا استنباط کر سکیں اور کسی مسئلہ کا حکم معلوم کر سکیں۔

احکام القرآن کہلائی جانے والی تفاسیر کی وجہ تسمیہ:

لہذا جس طرح امت کے علماء سلف میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے فن میں قرآن مجید کی روشنی میں کتب تصنیف فرمائی اسی طرح حضرات مفسرین کرام میں سے بعض حضرات نے قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے صرف ان آیات کو موضوع بنایا جن میں اوامر ونواہی کا بیان ہے ،لہذا ایسی تفسیر کو احکام القرآن کہا جاتا ہے، یہاں یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ کتنی آیات ایسی ہیں جن میں اوامر ونواہی بیان ہوئے ہیں۔

قرآن کریم میں احکام سے متعلق آیات کی تعداد:

اس میں کئی اقوال ہیں جو درج ذیل ہیں: ایک قول کے مطابق اوامر ونواہی سے متعلق آیات کی تعداد پانچ سو ہے۔[18] ابن الجزی فرماتے ہیں وہ آیات جن میں اوامر ونواہی وارد ہوئی ہیں یا ان سے متعلقہ مسائل فقہیہ ہیں، تو بعض علمائے کی رائے کہ مطابق ان کی تعداد پانچ سو ہے۔[19] دوسرا قول یہ ہے کہ ایسی آیات کی تعداد ڈیڑھ سو ہے۔[20] تیسرا قول یہ ہے کہ ایسی آیات کی تعداد دو سو ہے۔[21] چوتھا قول یہ ہے کہ آیات احکام کو عدد معین میں محصور نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ان کا تعلق فقیہ و مجتہد کے علم سے ہے۔[22]

راجح قول:

قول راجح یہ ہے کہ ان کا کسی خاص عدد میں حصر نہیں کیا جاسکتا کیونکہ احکام کے استنباط میں فقیہ و مجتہد کا علم، ذوق اور مزاج بہت اثر رکھتا ہے، چنانچہ اس حصر پر کوئی دلیل بھی نہیں ملتی جیسا کہ امام صنعانی فرماتے ہیں:"علماء نے ان آیات کو پانچ سو میں محصور کیا ہے میں یہ کہتا ہوں کہ اس حصر پر کوئی دلیل نہیں ہے۔"[23] بہر حال احکام القرآن سے متعلقہ آیات کا کسی عدد معین میں انحصار نہیں کیا جاسکتا، مفسرین کرام میں جن حضرات نے اپنی تصنیفات میں سے بعض تصنیفات کو خاص احکام کے بیان کرنے کے واسطے وقف فرمایا ہے وہ ہر فقہی مشرب سے متعلق ہیں، چنانچہ احناف، مالکیہ، شوافع اور حنابلہ نے اس موضوع پر خاص طور پر تصنیفات فرمائی ہیں، آنے والی سطور میں صرف امام شافعیؒ کی احکام القرآن کا تعارف و منہج کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس موضوع پر پہلی تصنیف حضرت امام شافعیؒ کی اپنی ہے جو احکام القرآن کے نام سے موسوم ہے، لیکن یہ کتاب ناپید ہے، اس عنوان سے امام بیھقی رحمہ اللہ نے ایک کتاب جمع کی ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

احکام القرآن للشافعی کا تعارف:

امام شافعیؒ نے احکام القرآن پر سب سے پہلے کتاب تصنیف فرمائی اور صرف قرآن کریم کی ان آیات کی تفسیر بیان کی جن میں اوامر ونواہی کا بیان ہے یا ان سے کوئی فقہی مسئلہ مستنبط ہوتا ہے، لیکن یہ کتاب دستیاب نہیں ہے چنانچہ امام احمد بن الحسین بن علی بن موسی الخراسانی، ابو بکر البیھقیؒ (متوفیٰ 458) نے ایک کتاب تالیف فرمائی جس میں انہوں نے کافی تگ ودو کے بعد احکام سے متعلقہ آیات میں امام شافعیؒ کی رائے کو جمع کیا اور انہیں اس کتاب میں یکجا کر دیا۔ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے، اور مکتبہ الخانجی قاہرہ سے طبع شدہ ہے، اس کی طباعت اولیٰ 1414ھ مطابق 1994ء میں ہوئی، اس پر حاشیہ شیخ عبد الغنی عبد الخالق نے لکھا، اور اس پر مقدمہ محمد زاہد الکوثری نے تحریر فرمایا۔

احکام القرآن للشافعی کا منہج:

یہ کتاب چونکہ حضرت امام شافعیؒ کی اپنی نہیں ہے اور ابو بکر البیھقیؒ کی تالیف شدہ ہے لہذا انہوں نے اس کتاب میں امام شافعیؒ کے حالات ذکر کئے ہیں جس میں ان کا نسب، ان کا بچپن، ان کے اساتذہ اور تلامذہ کا ذکر کیا ہے، پھر حضرت امام شافعیؒ کو تحصیل علم میں جن حالات کا سامنا کرنا پڑا، انہیں ذکر کیا ہے، پھر حضرت امام شافعیؒ کی رائے میں عام خاص کے معنی قرآن کریم میں ذکر کئے ہیں، صحابہ کرام اور تابعین قرآن کے عام خاص سے کیا سمجھتے تھے، اس کو بیان کیا ہے، ان اسباب کا بالخصوص ذکر کیا ہے جن کی وجہ سے فرقِ اسلامیہ عام

خاص والی آیات کے ذیل میں ٹکڑوں میں بٹ گئے اور غلو کا شکار ہوگئے۔اس کے بعد انہوں نے امام شافعیؒ کے موقف خبر واحد کو قرآن کریم سے ثابت کیا ہے، پھر ناسخ منسوخ، اسباب نسخ، دلائل نسخ اور اقسام نسخ بیان کی ہیں، اس کے بعد انہوں نے امام شافعیؒ کے اصول کہ استحسان و استشھاد کے باطل ہونے کو کلام اللہ سے ثابت کیا ہے، اور پھر باقی تفسیر کو فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا ہے، کتاب الطہارۃ کو پہلے ذکر کیا ہے اور پھر قرآن کریم میں سے جو آیات طہارت کے احکام سے متعلق ہیں انہیں اس باب کے تحت ذکر کیا ہے احکام القرآن سے متعلق امام شافعیؒ کا تفصیلی منہج درج ذیل ہے یہ منہج امام بیہقیؒ نے اپنی سند کے ساتھ اس کتاب میں ذکر کیا ہے:

حضرت امام شافعیؒ اور تفسیر القرآن بالقرآن:

حضرت امام شافعیؒ احکام القرآن کے واسطے سے تفسیر القرآن بالقرآن کو ترجیح دیتے ہیں یعنی قرآن کریم کی کسی ایک آیت کی تفسیر دوسری آیت کے ساتھ کرتے ہیں مثلاً "وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا"[24] "اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دیا کرو۔ہاں! اگر وہ خود اس کا کچھ حصہ خوش دلی سے چھوڑ دیں تو اسے خوشگواری اور مزے سے کھالو"[25] حضرت امام شافعیؒ اس آیت سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ اگر بیوی راضی ہو تو اس کے مہر میں سے کھانا یہ مباح ہے اور پھر اس آیت کی تفسیر میں یہ بیان فرماتے ہیں کہ اگر بیوی کی دلی رضامندی نہ ہو تو اس صورت میں بیوی کے مہر میں سے کھانا جائز نہیں ہے[26]، اور اس پر دلیل کے طور پر یہ آیت پیش کرتے ہیں: "وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدالَ زَوْجٍ مَكانَ زَوْجٍ، وَآتَيْتُمْ إِحْداهُنَّ قِنْطاراً فَلا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئاً أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتاناً وَإِثْماً مُبِيناً"[27] "اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی سے نکاح کرنا چاہتے ہو اور ان میں سے ایک کو ڈھیر سارا مہر دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔کیا تم بہتان لگا کر اور کھلا گناہ کر کے کے (مہر) واپس لوگے؟"[28] یہ حضرت امام شافعیؒ کا اسلوب مکمل احکام القرآن میں رہا ہے کہ جہاں ایک آیت کی تفسیر کسی دوسری آیت سے ہو رہی ہو تو حضرت امام شافعیؒ وہاں پر تفسیر القرآن بالقرآن کو ہی اختیار کرتے ہیں۔

حضرت امام شافعیؒ اور تفسیر القرآن بالحدیث

یہ بات مسلم ہے کہ وحی دو طرح کی ہے ایک وحی متلو جسے قرآن کریم کہا جاتا ہے اور دوسری وحی غیر متلو جسے حدیث کہا جاتا ہے، آنحضرت ﷺ کے اقوال دراصل قرآن کریم کی ہی تفسیر ہیں، چنانچہ ائمہ کا یہ معمول رہا ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی تفسیر میں احادیث کو دوسرے مآخذ سے زیادہ بیان کیا ہے اور اس کو دوسرے مآخذ پر ترجیح دی ہے، حضرت امام شافعیؒ کا بھی احکام القرآن میں یہ معمول رہا ہے کہ جہاں انہیں کسی آیت کی تفسیر میں کوئی دوسری آیت نہیں ملی تو دوسرے مرحلے میں انہوں نے حدیث کا سہارا لیا ہے اور حدیث کے ذریعے سے انہوں نے قرآن کریم کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کسی حکم کو ثابت کیا ہے، مثلاً: "إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرامَ، بَعْدَ عامِهِمْ هَذَا"[29] "اے ایمان والو! مشرک لوگ تو سراپا ناپاکی ہیں، لہٰذا وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب بھی نہ آنے پائیں"[30] اس آیت کی تفسیر کے دوران حضرت امام شافعیؒ حدیث سے واضح کرتے ہیں کہ مسجد حرام ہی نہیں بلکہ حدودِ حرم میں بھی مشرکین کا داخلہ ممنوع ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں: "وَسَمِعْتُ عَدَدًا-: مِنْ أَهْلِ الْمَغَازِي يَرْوُونَ أَنَّهُ كَانَ فِي رِسَالَةِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) : لَا يَجْتَمِعُ مُسْلِمٌ وَمُشْرِكٌ، فِي الْحَرَمِ، بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا."[31] یہاں حضرت امام شافعیؒ نے قرآن کریم کے ایک حکم کی تفسیر حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے کی ہے، احکام القرآن کے ضمن میں ان کا یہی معمول رہا ہے کہ جہاں بھی

انہیں کسی آیت کی تفسیر میں کوئی دوسری آیت براہِ راست نہیں ملی تو انہوں نے وہاں پر وحی غیر متلو یعنی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کیا ہے اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر بیان کی ہے۔

حضرت امام شافعیؒ اور تفسیر القرآن باقوال الصحابۃؓ

قرآن کریم کی سب سے مستند تفسیر خود قرآن کریم ہے، قرآن کریم کے بعد دوسرے مرحلے میں سب مستند ترین تفسیر احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ مکمل کی مکمل قرآن کریم کی تشریح وتوضیح ہے، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردوں کی وہ جماعت جو صحابہ کہلاتی ہے، سب سے مستند ذریعہ ہے، جو تفسیر القرآن کے ضمن میں تسلیم کیا جاسکے، کیونکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر وحضر کے ساتھی ہیں، انہوں نے صبح وشام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں گزارے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر ادا سے بخوبی واقف ہیں، ان کے اقوال قرآن کریم کے کسی حکم کی تفسیر میں معتبر ہیں، وہ لوگ جو ان حضرات کے اقوال کو احکام القرآن کے ضمن میں تسلیم نہیں کرتے، حضرت امام شافعیؒ ان کے اذہان کی تشفی کے لئے فرماتے ہیں: ''وقد أثنى الله، تبارك وتعالى، على أصحاب رسول الله، ﷺ، في القرآن والتوراة والإنجيل، وسبق لهم على لسان رسول الله، ﷺ، من الفضل ما ليس لأحد بعدهم، فرحمهم الله وهنَّاهم بما آتاهم من ذلك ببلوغ أعلى منازل الصدِّيقين والشهداء والصالحين، هم أدَّوْا إلينا سنن رسول الله، ﷺ، وشاهدوه والوحي ينزل عليه، فعلموا ما أراد رسول الله، ﷺ، عامًّا وخاصًّا، وعَزْماً وإرشاداً. وعرفوا من سنته ما عرفنا وجهلنا، وهم فوقنا في كل علم واجتهاد، وورع وعقل، وأمرٍ استدرك به علم واستنبط به. وآراؤهم لنا أَحْمَدُ وأولى بنا من آرائنا عندنا لأنفسنا. والله أعلم''[32] حضرت امام شافعیؒ واضح طور پر فرما رہے ہیں کہ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آراء ہمارے لئے اپنی رائے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور ان کی رائے ہر اجتہاد سے اوپر ہے، لہٰذا حضرت امام شافعیؒ قرآن کریم کے کسی حکم کی تفسیر میں جب کوئی دوسری آیت نہیں پاتے یا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس حکم سے متعلق نہیں پاتے تو پھر وہ اس حکم کی تفسیر میں اقوالِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف رجوع کرتے ہیں، مثلاً ''إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ''[33] ''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے اور زمین میں فساد مچاتے پھرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا سولی پر چڑھا دیا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں، یا انہیں زمین سے دور کر دیا جائے، یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے زبردست عذاب ہے''[34]

مفسرین اور فقہاء کرام کا تقریباً اس بات پر اتفاق ہے کہ اس آیت میں جن لوگوں کا حکم بیان کیا گیا ہے یہ ڈاکو ہیں، جو ناحق طور پر کسی کا مال چھینتے ہیں یعنی اسلحے کے زور پر لوگوں کو لوٹتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان کے حقوق کی بے حرمتی کرتے ہیں۔[35] اس آیت میں ڈاکوؤں سے متعلق مختلف احکام بیان کئے گئے ہیں لیکن کس صورت میں کس قسم کے ڈاکو کے ساتھ کون سا حکم متوجہ ہوتا ہے؟ اس کی تفصیل نہ تو قرآن کریم میں ملتی ہے اور نہ ہی احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں، چنانچہ حضرت امام شافعیؒ اس تفصیل کے لئے قولِ صحابیؓ سے استدلال کرتے ہیں اور قرآن کریم کے اس حکم کی تفسیر میں قولِ صحابی بیان کرتے ہیں: ''عن ابن عباس- في قطاع الطريق-: إذا قتلوا وأخذوا المال: قتلوا وصلبوا وإذا قتلوا ولم يأخذوا المال: قتلوا ولم يصلبوا وإذا أخذوا المال ولم يقتلوا: قطعت أيديهم وأرجلهم من خلاف وإذا هربوا: طلبوا، حتى يوجدوا فتقام عليهم الحدود

وإذا أخافوا السبيل، ولمیأخذوا مالا: نفوا من الأرض ''[36]حضرت ابن عباسؓ کے اس قول سے ڈاکوؤں سے متعلق حکم کی تفصیل معلوم ہوتی ہے، اس کو ذکر کرنے کے بعد حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں: ''وبهذا نقول وهو: موافق معنى كتاب الله (عز وجل)'' [37]حضرت امام شافعیؒ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی بیان کردہ تفصیل کو بیان کرنے کے بعد بیان فرماتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور یہی کتاب اللہ کے زیادہ موافق ہے۔اسی طرح حضرت امام شافعیؒ احکام القرآن کی تفسیر میں اقوال تابعین سے بھی استدلال کرتے ہیں اور بعض مقامات پر لغت سے بھی استفادہ کرتے ہیں۔ یہ تو حضرت امام شافعیؒ کا احکام القرآن کے حوالے سے منہج ہے البتہ امام بیہقیؒ عمومی طور پر اپنی اس کتاب میں سب سے پہلے آیت کی تفسیر میں امام شافعیؒ کے قول کو ذکر کرتے ہیں اوراسے امام شافعیؒ کی سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور پھر تفسیر کے ذیل میں امام شافعیؒ کا فقہی موقف ذکر کرکے اس پر دلائل قاطعہ ذکر کرتے ہیں، قرآن کریم اوراحادیث متواترہ پیش کرتے ہیں اور ان کی تائید میں لغت بھی ذکر کرتے ہیں، امام شافعیؒ کے نزدیک قراءت کا اگر اختلاف ہوا تو اسے بھی بیان کرتے ہیں، اس کے بعد مخالفین کا موقف ذکر کرتے ہیں، اوراس پر رد بھی کرتے ہیں، دلائلِ قاطعہ سے اس پر مضبوط انداز سے رد کرتے ہیں۔ پوری تفسیر میں یہی اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔

نتائج البحث

احکام القرآن کے موضوع پر ہر مسلک کے ائمہ کرام نے کتب تصنیف فرمائی ہیں، چاہے وہ فقہ حنفی کے ائمہ ہوں یا مالکی حنبلی اور شافعی کے، لیکن شوافعؒ کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ انہوں نے اس موضوع پر سب سے پہلے قلم اٹھایا ہے اوران کے ہاں بہت جامع مانع انداز میں اس موضوع پر کتابیں لکھی گئیں ہیں، جن کی ادنی سی مثال اوپر ذکر کردہ احکام القرآن للشافعیؒ ہے، اس بحث سے درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

- قرآن کریم میں احکام القرآن کا جاننا اوران کے مقتضٰی پر عمل ہی اصل ہدایت ہے۔
- غیر فقیہ احکام القرآن سے بحث کا اہل نہیں ہے۔
- قرآن کریم کی فقہی آیات کی تفسیر میں اقوالِ صحابہؓ وتابعین بھی قابلِ حجت ہیں۔
- احادیث واقوالِ خلفاء راشدین کی اتباع بھی قرآن کی اتباع ہے۔
- احکام القرآن پر مشتمل آیات کو کسی خاص عدد میں حصر نہیں کیا جاسکتا کیونکہ احکام کے استنباط میں فقیہ و مجتہد کا علم، ذوق اور مزاج بہت اثر رکھتا ہے، لہٰذا ان کی تعداد فقیہ کے اعتبار سے کم و بیش ہو سکتی ہے۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

حوالہ جات (References)

[1]۔ القرآن، سورۃ الحاقہ، 41

Al Qur'ān, Surah al Hāqqah :41

[2]۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، آسان ترجمۂ قرآن، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، طبع فروری 2011، ج3، ص1795

Usmani, Muhammad Taqi, Aāsaān tarjumah e Qur'ān, Maktabah Ma'arif ul Qur'ān, Karachi, 2011,vol.3.p1795

[3]۔ الترمذی، أبوعیسی محمد بن عیسی، سنن الترمذی، مطبعہ مصطفی البابی الحلبی، مصر، 1395ھ /1975ء، ج5، ص172

Al Tirmidhī ,Abo Eīsa,Muhammad bin Eīsa, sunan al Tirmidhī , Maktabah Mustafā Al-Babi Al Halabi, press, Egypt ,1975AD,Vol.5,p.172

[4]۔السیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، ادارہ اسلامیات لاہور، ج ۲، ص313

Al Suyūtī, jlaluddin, Al Atqān fi Ulūm ul Quran, Idara e Islamiat, Lahore, vol.2.p.313

[5]۔سورۃ البقرۃ:2

Surah al Baqrah: 2

[6]۔آسان ترجمۂ قرآن، ج1، ص41

Aāsaān tarjumah e Qur'ān,vol.1,p.41

[7]۔سورۃ القمر:17

Surah al qamar:17

[8]۔مظہری، محمد ثناء اللہ، تفسیر مظھری، المکتبۃ الرشیدیہ، پاکستان، 1412ھ، ج9، ص138

Al mizharī,Muhammad sana ul Allah,Tafsīr mizhari,Al makabah alrashīdiaھ,Pakistan,1412AH ,Vol .9,p.138

[9]۔الآلوسی، شہاب الدین محمود بن عبد اللہ، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، دار الکتب العلمیہ، لبنان، بیروت، 1415ھ، ج14، ص83

Al Aālūsī,shahabu ddin,Mahmūd bin Abdullah,rooh al m'āni fi Tafsīr al Qur'ān alazīm wa sabu al mathani,Dar alkutab al ilmiah,Beirut,1415AH,vol.14,p.83

[10]۔سورۃ الزمر:9

Surah al zumar:9

[11]۔ آسان ترجمۂ قرآن ،ج3، ص1414

Aāsan tarjumah e Qur'ān,vol.3,p.1414

[12]۔سورۃ النساء:83

Surah al Nisa'ā:83

[13]۔آسان ترجمۂ قرآن، ج1، ص283

Asan tarjumah e Qur'ān,vol.1,p.283

[14]۔سورۃ النحل:43

Surah al Nahal:43

[15]۔ آسان ترجمۂ قرآن، ج2، ص829

Aāsan tarjumah e Qur'ān,vol.2,p.829

[16]۔سورۃ آل عمران:7

Surah A'āl Imran:7

[17]۔ آسان ترجمۂ قرآن، ج1، ص182-184

Aāsan tarjumah e Qur'ān,vol.1,p.182-184

[18]۔الزرکشی، بدر الدین محمد بن عبد اللہ، البرہان فی علوم القرآن، 1376ھ /1957ء، دار المعرفہ, لبنان، ج2، ص3

Al Zarkashī, badru ddin, Muhammad bin Abdullah ,al Burhan fi ulūm ul Qurān, 1376AH/1957AD,Dar ul ma'arifah, Labnan, vol.2.p.3

[19]۔الغرناطی، ابو القاسم محمد بن احمد بن محمد، التسھیل لعلوم التنزیل، دار الارقم-بیروت ،ج1، ص16

Al Gharnatī, abul Qasim, Muhammad bin Ahmed bin Muhammad,Al tashīl le ulūm al tanzīl, Dar al Arqam,Beirut,vol.1.p.16

[20]۔السیوطی، جلال الدین عبد الرحمن، الإتقان فی علوم القرآن، الھیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب، 1394ھ /1974ء، ج4، ص40

Al suyūtī, jlaluddin, Al Atqān fi Ulūm ul Qur'ān, Al haia't al misriyah,al a'amatha lil kitab,1394AH/1974AD,vol.4.p.40

[21]۔القِنَّوجی، أبو الطیب محمد صدیق خان بن حسن، نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام، دار الکتب العلمیہ، لبنان، ج1، ص9

Al Qinnūji, Muhammad sadiq khan bin hassan, nayl almaram min tafsayr ayāt al ahkam, dar alkutub aleilmiah, Labnan,vol.1,p.9

[22]۔ الزرکشی، أبوعبداللہ بدرالدین محمد بن عبداللہ، البحر المحیط فی أصول الفقہ، دار الکتب العلمیہ، لبنان، 1414ھ/1994ء، ج8، ص230

Al Zarkashī,abo Abdullah badr u ddin, Muhammad bin Abdullah ,Al bahrul almuheet fi usūl e fiqqah,Dār al Kutub al Ilmiyyah,labnan,1414AH/1994AD,vol.8,p.230

[23]۔ الصنعانی، ابوابراہیم عزالدین محمد بن إسماعیل، إجابۃ السائل شرح بغیۃ الآمل، مؤسسۃ الرسالۃ–بیروت، 1986م، ص384

Al Ṣan'ānī,Abo Ibrahim ezz al ddin Muhammad bin Ismāil, Ijabah al saayil sharah Bghyah al a'āmil, Mo'assasah al Risālah, Beirut ,1986AD,P.384

[24]۔ سورۃ النساء:4

Surah al Nisa'ā:4

[25]۔ آسان ترجمہ قرآن، ج1، ص248

Aāsan tarjumah Qur'ān,vol.1,p.248

[26]۔ البیھقی، أبو بکر أحمد بن الحسین بن علی، أحکام القرآن للشافعی، مکتبہ الخانجی، قاہرۃ، 1414ھ/1994ء، ج ا، ص216

Al Bayhaqī, Abo bakar Aḥmad bin Ḥusain ,Ahkām ul Qurān li shafiee, Maktabah al khanjī,Cairo,1414AH/1994AD,Vol.1,P.216

[27]۔ سورۃ النساء:20

Surah al Nisaā:20

[28]۔ عثمانی، آسان ترجمہ قرآن، ج1، ص256

Aāsan tarjumah e Qur'ān,vol.1,p.256

[29]۔ سورۃ التوبہ:28

Surah al Tubah:28

[30] عثمانی، آسان ترجمہ قرآن، ج1، ص571

Aāsan tarjumah e Qur'ān,vol.1,p.571

[31]۔ البیہقی، احکام القرآن للشافعی، ج2، ص61

Al Bayhaqī,Ahkām ul Q'āran Al Shafiee,vol.2,p.61

[32] البیہقی، أبو بکر أحمد بن الحسین، مناقب الشافعی، مکتبۃ دار التراث، قاہرۃ، 1390ھ/1970ء، ج1، ص442

Al Bayhaqī, Abo bakar Aḥmad bin Ḥusayn, Manāqib al shafiee,Maktabah dar al turaath, Cairo,1390AH/1970AD,vol.1,p.442

[33]۔ سورۃ المائدۃ:33

Surah al Ma'āidah:33

[34] عثمانی، آسان ترجمہ قرآن، ج1، ص340

Aāsan tarjumah e Qur'ān,vol.1,p.340

[35] عثمانی، آسان ترجمہ قرآن، ج1، ص340، حاشیہ نمبر:26

Aāsan tarjumah e Qur'ān,vol.1,p.340,foot note no:26

[36]۔ البیہقی، أحکام القرآن للشافعی، ج1، ص313

Al Bayhaqī, Ahkām ul Qur'ān li Shafiee,vol.1.p.313

[37]۔ ایضاً، ج1، ص314

Ibid,vol.1,p.314